محسوس ہوگا کہ گویا وہ کبھی آباد ہی نہیں تھی: ﴿فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ﴾ (ہم نے اسے ایسا صاف کر دیا گویا کہ وہ کل آباد ہی نہیں تھی)!

مزید برآں ہمارے پانی کو زمین میں خوب اندر کی جانب دھنسا ہم پر عذاب نازل کئے جانے کی وعید پیش کرنے کے بعد آگے ہم سے اعجازی انداز میں سوال کیا جارہا ہے کہ ہمارے پاس ''سطح زمین پر جاری رہنے والا سیال پانی'' کون لے کر آئے گا۔ غور کیا جاسکتا ہے کہ یہاں اس سوال کو منطقی طور پر اس طرح ہونا چاہیئے تھا کہ اگر تمہارا پانی زمین کے خوب اندر دھنس جائے تو دوبارہ ''اسے'' تمہارے پاس کون لے آئے گا: ''قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِهٖ'' ۔ ظاہر ہے کہ جو چیز معدوم ہوجائے مطالبہ بھی عین اسی کی فراہمی کا ہو۔ مگر اس سوال میں نظم کلام سے انحراف کرتے ہوئے ضمیر کے بجائے خود ﴿مَآءٌ﴾ کو دوبارہ دہرا کر اس کی صفت ﴿مَّعِيْنٍ﴾ کا بھی اضافہ کردیا گیا ہے۔ لہذا یہاں سوال یہ کیا جارہا ہے کہ ہمارا پانی زمین کے خوب اندر دھنس جانے کی صورت میں ہمارے پاس سطح زمین پر جاری رہنے والا سیال پانی کون لے آئے گا۔ یعنی معدومی کسی چیز کی اور فراہمی کا مطالبہ کسی اور ہی کا۔ اب یہ بالکل ہی الگ بات ہے کہ خود ہمارا موجودہ پانی بھی سطح زمین پر جاری رہنے والا سیال نوعیت ہی کا ہے۔

چنانچہ اب اگر اس ارشاد باری پر دوبارہ غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ نظم کلام سے یہ انحراف محض ظاہری نوعیت کا ہے، اور یہ کہ یہاں تعبیر کی اس اعجازی تبدیلی کے ذریعے یہ معنی خیز اشارہ دیا جارہا ہے کہ عذاب کی صورت میں سطح زمین کا سیال پانی زیر زمین خوب دھنس جانے کے بعد سیال نہ رہتے ہوئے کوئی اور شکل وصورت اختیار کرلیتا ہے، جسے دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس کی ہیئت بدل کر اسے سیال بھی کرنا پڑتا ہے! یہاں یہ حقیقت بھی ذہن نشین رہے کہ پانی مادے کی تینوں حالتوں یعنی سیال، منجمد (ٹھوس) اور بخاراتی شکلوں میں موجود رہتا ہے، اور ماحول میں مناسب تبدیلیوں کی بنا پر اپنی ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل ہوتا رہتا ہے، جس کا ہم اپنی روزمرہ کی زندگی ہی میں بار بار مشاہدہ کرتے آرہے ہیں۔ چنانچہ اس کا درجہ حرارت اگر کم کردیا جائے تو وہ منجمد برف ہوجاتا ہے، اور جب اسے گرم کیا جاتا ہے تو اس کا درجہ حرارت بڑھ کر وہ آبی بخارات کی شکل اختیار کرلیتا ہے اور جب چاہے منجمد برف اور آبی بخارات کا درجہ حرارت بالترتیب بڑھا اور گھٹا کر ان سے دوبارہ سیال پانی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (جاری ہے)

نوٹ:

نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق حقانی صاحب مدظلہ کسی رؤیت ہلال کمیٹی کے ممبر نہیں ہیں۔

جامعہ کے ترجمان نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ کا کسی بھی رؤیت ہلال کمیٹی سے کسی قسم کا واسطہ اور تعلق نہیں۔ جان بوجھ کر اس متنازعہ مسئلہ میں دارالعلوم کو گھسیٹا جاتا ہے۔ جن موصوف کا نام میڈیا پر لیا جاتا ہے دراصل انکا تعلق کوئٹہ بلوچستان سے ہے۔　　(ترجمان: مولانا وصال احمد مدرس وناظم تعلیمات)